شوگر کے مریض کیلئے روزہ رکھنے کا حکم اور اس کے لئے روزہ توڑنا کب جائز ہو گا؟

[Urdu–اُردو– الأُردية]

فتوی: شعبۂ علمی اسلام سوال وجواب سائٹ و شیخ محمد صالح المنجد۔ حفظہ اللہ۔

ترجمہ: اسلام سوال وجواب سائٹ

مراجعہ وتنسیق: عزیز الرّحمن ضیاء اللہ سنابلیؔ

ما حكم الصّوم لمريض السكّرومتى يجوز له الفطر؟

فتوى: القسم العلمي بموقع الإسلام سؤال وجواب

و الشيخ/محمد بن صالح المنجد- حفظه الله-

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

مراجعة وتنسيق:عزيز الرحمن ضياء الله السنابلي

شوگر کے مریض کیلئے روزہ رکھنے کا حکم اور اس کے لئے روزہ توڑنا کب جائز ہو گا؟

222148سوال: میں ۱۴ ماہ سے دوسرے درجہ کی شوگر کا مریض ہوں جو کہ ابتدائی مرحلہ میں ہے، جس میں انسولین لینے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ میں کوئی دوائی تو استعمال نہیں کرتا لیکن غذائی پرہیز ضرور کرتا ہوں، اور تھوڑی بہت ورزش بھی کرتا ہوں تاکہ شوگر کنٹرول رہے۔

پچھلے رمضان میں، میں نے کچھ روزے رکھے تھے لیکن شوگر کے اوسط یا رفتار کی کمی ہونے کی وجہ سے مکمل

روزے نہیں رکھ سکا تھا، لیکن الحمد للہ، اب میں اپنے آپ کو بہتر محسوس کرتا ہوں، لیکن صرف روزہ کی حالت میں سر میں درد محسوس کرتا ہوں، تو کیا مجھے، اپنی بیماری کو نظر انداز کرتے ہوئے روزہ رکھنا ضروری ہے؟

اور کیا میں روزہ کی حالت میں خون میں شوگر کے مقدار کی جانچ کرا سکتا ہوں، (کیونکہ اس (شوگر کی جانچ) کے لئے انگلی سے خون لینے کی ضرورت پڑتی ہے)؟

بتاریخ 2012-07-24 کو نشر کیا گیا

جواب:

الحمدللہ:

مریض کے لیے مشروع ہے کہ اگر اسے روزہ ضرر دیتا ہو یا پھر مشقت میں ڈالتا ہو یا پھر دن کے اوقات میں بطور علاج کچھ غذا ، اناج یا مشروبات وغیرہ کھانے پینے کی ضرورت پڑے تو اس کے لیے روزہ چھوڑنا جائز ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿وَمَنْ كَانَ مَرِيضاً أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ [سورة البقرة : ١٨٥]

"اور جو کوئی مریض ہو یا پھر مسافر ہو تو دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے"۔ [سورہ بقرہ:١٨٥]

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى رُخَصُهُ، كَمَا يَكْرَهُ أَنْ تُؤْتَى مَعْصِيَتُهُ) وفي روايةٍ أخرى(كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى عَزَائِمُهُ)

"یقینا اللہ تعالیٰ یہ پسند کرتا ہے کہ اس کی رخصتوں پر عمل کیا جائے، جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کو یہ ناپسند ہے کہ اس کی نافرمانی کی جائے"۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے : " جس طرح اللہ تعالیٰ یہ پسند کرتا ہے کہ عزیمت پر عمل کیا جائے"۔

اور جہاں تک رہا مسئلہ رگ وغیرہ سے ٹیسٹ کے لیے خون لینے کا تو اس میں صحیح یہی ہے کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن اگر زیادہ مقدار میں خون لیا جائے تو بہتر یہی ہے کہ اسے رات تک مؤخر کیا جائے، اور اگر دن میں یہ کام کیا جائے تو اس کو سینگی سے تشبیہ دیتے ہوئے احتیاط اسی میں ہے کہ اس کی قضا میں روزہ رکھا جائے" اھ- شیخ ابن باز رحمہ اللہ کے فتویٰ سے، دیکھیں کتاب: (فتاوی اسلامیہ لابن باز : ۲ / ۱۳۹)۔

اور مریض شخص کی کئی حالتیں ہوتی ہیں :

پہلی حالت :

مریض شخص روزہ کی وجہ سے متاثر نہ ہو، مثلا: معمولی ساز کام، یا پھر ہلکا سا سر میں درد اور داڑھ کی درد یا اس طرح کی کوئی اور ہلکی پھلکی سے بیماری ہو، تو اس کی وجہ سے اس کے لیے روزہ چھوڑنا جائز نہیں۔ اگرچہ بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ مندرجہ ذیل آیت کی بنا پر اس کے لیے حلال ہے:﴿وَمَنْ كَانَ مَرِيضاً﴾ [البقرة : ١٨٥]

"اور جو کوئی مریض ہو" [سورہ بقرہ:١٨٥]

لیکن ہم یہ کہیں گے کہ: یہ حکم علت کے ساتھ معلق ہے ؛ اور وہ یہ کہ مریض کے لیے جب روزہ ترک کرنا زیادہ بہتر ہو، تو اس وقت ہم کہیں گے کہ: اس کے لئے فطر

کرنا(روزہ نہ رکھنا) افضل ہے، لیکن اگر وہ روزہ رکھنے سے متاثر نہ ہوتا ہو تو اس کے لیے روزہ چھوڑنا جائز نہیں، بلکہ اس پر روزہ رکھنا واجب ہے۔

دوسری حالت :

جب روزہ رکھنے میں اسے مشقت ہوتی ہو لیکن ضرر لاحق نہ ہو، تو ایسے شخص کے لیے روزہ رکھنا مکروہ ہے، اور اس کے لئے روزہ نہ رکھنا مسنون ہے۔

تیسری حالت :

جب اسے روزہ رکھنے میں مشقت ہو اور اسے ضرر بھی لاحق ہو مثلا: گردے کا مریض ہو یا پھر شوگر کا مریض،

یا اسی طرح کوئی اور مرض ہو، جس کی وجہ سے روزہ رکھنے میں تکلیف ہوتی ہو، تو ایسی حالت میں اس پر روزہ رکھنا حرام ہے۔

اور اسی سے ہمیں بعض ان مجتہدین اور بیماروں کی خطا اور غلطی کا علم ہوتا ہے جن کو روزہ رکھنے میں مشقت ہوتی ہے اور کبھی کبھار ان کو ضرر بھی پہنچتی ہے، لیکن وہ روزہ چھوڑنے سے انکار کرتے ہیں۔

تو ایسے لوگوں سے ہم کہتے ہیں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے کرم وفضل کو قبول نہ کرکے غلطی کی ہے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رخصت کو قبول نہ کرکے اپنے

آپ کو بھی نقصان میں ڈالا، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے:

﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ﴾ [النساء : ٢٩]

"اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو" [سورہ نساء:٢٩] اھ-

دیکھیں الشرح الممتع للشیخ ابن عثیمین (٦/ ٣٥٢-٣٥٤)

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

شیخ محمد صالح المنجد

(طالبِ دُعا: azeez90@gmail.com)

IslamHouse.com